بسم اللہ الرحمن الرحیم

العصر إن الانسان لفي خسر

عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ

العصر

پشاور پاکستان

مدیر مسئول

مفتی غلام الرحمن

صفر ۱۴۱۶ھ جولائی 1995ء

جامعہ عثمانیہ

نوتھیہ روڈ پشاور

بیرونِ مُلک مُلازمت کا
بااِعتماد ادارہ

زیرک انٹرپرائز

۲۷۰ سی سیکنڈ فلور سینٹرل کمرشل ایریا۔ طارق روڈ۔ پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس کراچی
فون: ۴۳۰۸۲۱ - ۴۳۴۷۷۱۱ فیکس نمبر ۴۵۴۱۸۱۹
Scanned with CamScanner

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان ماہنامہ

العصر پشاور پاکستان

جلد ۱۴ شمارہ ۷

صفر ۱۴۱۶ھ جولائی 1995ء

مجلس ادارت

- سرپرست : شیخ الحدیث مولانا سید شبیر علی شاہ پی ایچ ڈی مدینہ منورہ
- مدیر مسئول : مفتی غلام الرحمٰن
- نائب مدیر : مولانا ذاکر حسن نعمانی
- ناظم : مفتی فضلِ خالق

فہرست مضامین

		صفحہ
صدائے عصر	مدیر مسئول	2
اسلام اور برطانوی پریس		6
خواجہ ابوسعید کا عبرت آموز واقعہ		7
گھریلو تنازعہ میں مصالحتی کمیٹی کا دائرہ کار	مفتی غلام الرحمٰن	10
ماہ صفر کے تقاضے	مولانا ذاکر حسن	14
ہدایت کی حقیقت و مراتب	ڈاکٹر محمد عمر	18
مسجد کے بعض احکام	مولانا محمد عرفان	32
اخبار الجامعہ	مولانا حسین احمد	39

بدل اشتراک

فی پرچہ ۶ روپے

سالانہ اندرون ملک : ۵۰ روپے

بیرون ملک : ۱۰ ڈالر

رابطہ

فون دفتر : ۲۷۲۵۶۱-۰۵۲۱

گھر : ۷۶۱-۰۵۲۲۹

خط و کتابت :

ماہنامہ العصر پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۹

جامعہ عثمانیہ پشاور کینٹ پاکستان

ترسیل زر :

ماہنامہ العصر اکاؤنٹ نمبر ۷۸۸

یونائیٹڈ بینک

سنہری مسجد روڈ پشاور صدر

پبلشر : مفتی غلام الرحمٰن

طابع : مسرحد پریس پشاور

مقام اشاعت : جامعہ عثمانیہ نزد

کور کمانڈر ہاؤس نوتھیہ روڈ پشاور صدر

ابن شاہد

مدیر مسئول

شریعت، شہادت یا بغاوت!

جون کے تیسرے ہفتہ میں ملاکنڈ ڈویژن خصوصاً ضلع سوات ایک بار پھر تحریک نفاذ شریعت محمدیؐ کی سرگرمیوں کا مرکز رہا۔ کئی مقامات پر انتظامیہ اور تحریک کے کارکنوں کے درمیان تصادم ہوا۔ تحریک کے سربراہ صوفی محمد صاحب کے علاوہ سینکڑوں کارکن گرفتار کر لیے گئے۔ جس کے نتیجہ میں کچھ دنوں کے لئے سوات میدان جنگ بنا۔ متعدد افراد کی ہلاکت اور درجنوں کے زخمی ہونے کی خبریں موصول ہو رہی تھیں۔ حالات پر قابو پانے کے لئے حکومت کو نیم فوجی دستے طلب کرنے پڑے۔ اور اخباری اطلاعات کے مطابق سوات کے مختلف پولیس سٹیشنوں میں تحریک نفاذ شریعت کے ارکان کے خلاف بغاوت کے مقدمات درج کر لئے گئے۔

ملاکنڈ کے غیور مسلمانوں کی یہ مقدس تحریک علاقائی سطح پر 1989ء سے شروع ہوئی۔ دیر، سوات، باجوڑ اور دیگر ریاستی علاقے ایام ماضیہ میں اسلامی قانون کے بعض دفعات کی ترویج کی وجہ سے رہن، سہن بود و باش اور طرز زندگی میں سکون و اطمینان کے جس دور سے گزرے تھے۔ الحاق پاکستان کے بعد فاٹا ریگولیشن کے اجراء کی وجہ سے ان لوگوں سے یہ حقوق چھینے گئے۔ مروجہ عدالتی نظام میں فوجداری اور دیوانی تنازعات کا سالہا سال تک معرض التوا میں رہنے سے یہ لوگ تنگ تھے۔ انفرادی طور پر یہ لوگ دونوں ادوار کا تقابل اور موازنہ کرکے گزرے ہوئے وقت کے لئے ترستے تھے۔ لیکن خلاصی کی کوئی راہ نظر نہیں آرہی تھی۔ پانچ سال پہلے شروع کی ہوئی کوششیں اس وقت تیز ہوئیں۔ جب 1994ء میں پاکستان کی عدالت عالیہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے فاٹا ریگولیشن کو غیر قانونی اور غیر آئینی قرار دیا۔

علاقائی سطح پر بکھری ہوئی غیر منظم تحریک میں ان اقدامات سے جان آگئی۔ ایجنسیوں میں اسلامی نظام کے نفاذ کے قانونی جواز کا سہارا لیکر یہ تحریک باقاعدہ منظم متحدہ قوت کی شکل میں نمودار ہوئی۔ چنانچہ مختصر وقت میں کوہستان، ہزارہ ڈویژن، مہمند، باجوڑ، خیبر

...ستان ایجنسیوں نے مالاکنڈ کی تحریک سے یکجہتی کا اعلان کیا۔ چنانچہ گزشتہ سال ...سے لیکر 19 اگست تک ایک ہفتہ تک پورا علاقہ ملکی اور غیر ملکی ذرائع ...کا منظور نظر رہا۔ حکومت نے وقتی طور پر اگرچہ مالاکنڈ ڈویژن میں چالاکی سے ...لیا۔ لیکن دوسرے علاقے میں تحریک کو طاقت کے بل بوتے دبانے کی کوشش کی۔ ...باجوڑ میں شریعت کا نعرہ جرم کے مترادف رہا۔ وزیرستان میں کئی علماء گرفتار ...جیل بھیج دیئے۔ لیکن مالاکنڈ ڈویژن کو ایک ایسے نظام دینے کی کوشش کی۔ جس ...کو بظاہر اسلامی قانون کا نام دیا۔ لیکن حقیقت میں یہ صرف مجسٹریٹ کو قاضی کا نام دینے کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس کاغذی کاروائی پر علاقہ کے عوام خوش تھے اور نہ اطمینان کا سانس لیا۔ بلکہ روز بروز ان کے مطالبہ میں شدت پیدا ہوتی رہی چنانچہ جون کی کاروائی ان کے دینی جذبات مجروح کرنے اور اسلامی آئین کے نفاذ کے مطالبہ میں دھوکہ دہی کا رد عمل ثابت ہوئی۔

حکومت نے آج تک ان واقعات کا جو تجزیہ کیا ہے۔ ان کے اسباب و عوامل پر غور کرکے جو نتیجہ اخذ کیا ہے۔ وہ حقائق کے سراسر خلاف ہے۔ حکومت سمجھ رہی ہے کہ یہ علاقائی پسماندگی اور احساس محرومی کا رد عمل ہے۔ جس کو ترقیاتی منصوبوں کا لالچ دیکر دبایا جاسکتا ہے۔ ورنہ طاقت کے بل بوتے اس سے جان چھڑائی جاسکتی ہے۔ چنانچہ صوبہ کے وزیر اعلیٰ صاحب نے بجٹ اجلاس کے دوران مالاکنڈ کے بارے میں کہا۔

”وہاں صورت حال بہت حد تک معمول پر آگئی ہے۔ اور وہاں پائے جانے والے احساس محرومی اور پسماندگی کے خاتمہ کے لئے موجودہ حکومت نے مالاکنڈ ڈویژن کے لئے ایک ترقیاتی پروگرام دیا۔ جبکہ وہاں امن برقرار رکھنے کے لئے مالاکنڈ سپیشل فورس قائم کی جارہی ہے۔ جس میں ایک ہزار افراد بھرتی کئے جائیں گے“۔

اگر حکومت کا علم اس تحریک کے بارے میں صرف ان عوامل تک محدود ہو۔ تو یہ ان کی بھول ہے۔ یہ کسی علاقائی پسماندگی کا نتیجہ نہیں۔ نہ چند کروڑ روپے کے منصوبوں کا لالچ دیکر دبایا جاسکے۔ یہ تنخواہ میں اضافہ کے خواہشمند یا غربت اور فقروفاقہ سے مجبور جوانوں کی تحریک نہیں۔ جو ایک ہزار نفوس پر مشتمل فورس قائم کرنے سے قابو ہوسکے۔ یہ درحقیقت ایمانی پسماندگی اور اسلامی قانون سے محرومی کا رد عمل ہے۔ جو نہ

مادی وسائل کے ذریعہ خریدا جاسکتا ہے۔ اور نہ طاقت کے ذریعہ ختم کیا جاسکتا ہے
سے جتنا چھیڑا جائے گا۔ اس میں شدت پیدا ہوگی۔ تحریک کے کارکنوں سے تشدد امید
رکھنا متبادل راہ کی تلاش پر مجبور کر سکتا ہے۔ ان کو مارنے پیٹنے۔ جیل میں ڈالنے اور ان
پر بغاوت کے مقدمات درج کرنے سے اپنے موقف میں حوصلہ استقامت اور ثابت
قدمی کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے ان کو جتنا دبایا جائے گا۔ اس سے زیادہ ان میں قوت اور
طاقت پیدا ہوگی۔ روز اول سے تحریک پر امن تھی۔ ان میں کسی انتقامی یا مخاصمانہ
جذبات کا رد عمل نہیں دیکھا گیا۔ نماز پڑھنا' تلاوت کرنا اور کالی پگڑی باندھنا ان کا بڑا
اسلحہ تھا۔ لیکن حکومت کی ناعاقبت اندیشی ان کو تشدد پر ڈالنے پر مجبور کر رہی ہے
آج خون خرابہ' متعدد افراد کی شہادت یا ہلاکت کی ذمہ داری حکوت پر عائد ہوتی ہے
حالات کو اس ڈگر تک پہنچانے میں حکومت کا بڑا ہاتھ ہے۔ اندازہ ہوتا ہے۔ کہ فتنہ و
فساد تک حالات پہنچا کر اسلامی تحریک کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش کی جارہی ہے۔ تا
کہ لوگوں کے اذہان میں اسلامی تحریکوں سے نفرت پیدا ہو۔ بنیاد پرستی یا دہشت گردی
کی جورٹ امریکہ لگا رہا ہے۔ اس کے تحقیق اور ثبوت کے لئے مواد میسر ہوں۔

حکومت کو یہ جان لینا چاہیے۔ کہ ان قبائلی علاقوں میں جو لاوا پک رہا ہے۔ یہ پورے ملک پر حاوی ہوسکتا ہے۔ حکومت کی یہی ذمہ داری ہے۔ کہ اس میں کسی ہمسایہ ملک کے دخل کا نعرہ بلند کرنے یا بغاوت کے مقدمات درج کرنے یا کسی تاخیری حربے اختیار کرنے کے بجائے اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کرے۔ علاقہ کے لوگوں کے دیرینہ مطالبہ کا خیال کرکے ان کے مطالبہ پر ان کو اسلامی نظام کا قانون دیدے۔ جو ان کے قول کے مطابق ان کا جمہوری حق ہے۔ ورنہ شریعت کے مطالبہ پر ان کے خلاف غداری کے مقدمات درج کرنا خود تخلیق پاکستان سے غداری کے مترادف ہے۔ کیونکہ یہ اسلامی ملک ہے۔ اس میں اسلامی نظام نافذ ہوگا۔ اور اس مقصد کے لئے یہ ملک حاصل کیا گیا ہے۔

حکومت کے علاوہ سیاسی زعماء خصوصا اسلامی نظام حیات کے مدعی سیاست دانوں کو بھی اس وقت اپنی مسئولیت کا احساس کرنا چاہیے۔ ایسے سخت وقت میں اس مقدس مشن کے کارکنوں کو حکوت کے مظالم کے لئے تختہ مشق بنانے کی جگہ ان کی مدد کرنی

مٹن کے پیاسی ہیں۔ آج جو علماء کی طرف دیکھ رہے ہیں جو ایسی
اسلامی ... ان کی تحریک کو انتہاء پسندی اور دہشت گردی کا نام دیکر
کی ... عذاب کے مترادف ہے اگر خدانخواستہ علماء دین نے ظلم ہوتی کے
رہا ایسی ان کی دستگیری نہ کی۔ تو دنیا میں رسوائی کے علاوہ کل خدا کے دربار
... دیا۔ علماء کے گریبان میں ہاتھ ڈالنے میں حق بجانب ہوں گے جس سے بچنے
لوگ ... کوئی چارہ نہیں۔ والعصر ان الانسان لفی خسر۔

۲۹/۱/۲۰۰۶ء

دارالافتاء :- اس عنوان کے تحت ان حل طلب دینی سوالات کے جوابات دیئے جائینگے۔ جو آپ کو زندگی کے کسی شعبہ میں پیش آتے ہوں۔ اگر آپ کسی مسئلہ کے بارے میں معلومات چاہتے ہوں۔ تو مندرجہ ذیل امور کی رعایت کرتے ہوئے جواب طلب کریں۔

(1) ایک خط میں صرف ایک سوال بھیجیں

(2) سوال کاغذ کے ایک صفحہ پر واضح اور خوش خط ہو۔

(3) سوال سے کسی مسلمان کی دل آزاری مقصود نہ ہو۔ اور نہ کسی شخص کی تذلیل و تحقیر کا موجب ہو۔

(4) سوال کرنے کا مقصد کوئی مناظرہ یا مجادلہ نہ ہو۔ بلکہ قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی رو سے معلومات مقصود ہوں۔

Scanned with CamScanner

اسلام اور برطانوی پریس کا واویلا

مغرب میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی اور اسلام کے بڑھتے ہوئے اثرات سے یورپی اقوام بوکھلا اٹھی ہیں۔ نیوز ویک کے ایک تجزیہ میں کہا گیا ہے۔ کہ اسلام ادب سے لیکر فیشن تک یورپ کی روز مرہ زندگی پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ مساجد کی تعداد بڑھتی جارہی ہے اسلامی مدرسے قائم ہو رہے ہیں۔ یورپ کے بڑے بڑے شہروں میں مسلمان قصابوں کی دکانیں اور بیکریاں پائی جاتی ہیں۔ تجزیہ میں کہا گیا ہے کہ لندن کے ایسٹ اینڈ میں 1743 میں ایک گرجا گھر تعمیر ہوا تھا۔ جو آج ویران ہے۔ لیکن اس کے پڑوس میں ایک مسجد تعمیر ہو گئی ہے۔ جس کے باہر ایک بورڈ لگا ہوا ہے۔ کہ ہم خلافت کا احیاء چاہتے ہیں۔ مگر میڈرک میں اونچے مینار جگہ جگہ ابھر رہے ہیں۔ پیرس میں ایک ائر ہاؤس کو مسجد میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ جہاں ہزاروں مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ اٹلی میں بھی مسجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ فرانس کے پیدائش واموات کے ماہر جین کلاڈ جشن کا کہنا ہے کہ یورپ اسلام کا نیا فرنٹیر بن گیا ہے۔ جریدے کے مطابق مسلمانوں کی تعداد روز بروز رومن کیتھولک اور یہودی علاقوں میں بڑھتی جارہی ہے۔ اس وقت فرانس میں کم از کم بائیس لاکھ مسلمان آباد ہیں۔ اٹلی اور اسپین میں بائیس لاکھ اور برطانیہ میں تیرہ لاکھ ہیں۔ اس طرح پورے مغرب میں مسلمانوں کی آبادی اسی لاکھ کے قریب ہے۔ برطانوی ٹیولائز پریس اسے بہت بڑا خطرہ قرار دیتا ہے۔ کیونکہ اس کے مطابق اسلام بنیاد پرست اور خطرناک ہے۔ وہ مسلمانوں سے اپنے روایتی تعصب کی بناء پر کسی بھی قسم کے مسئلے پر نہیں چونکتا (بحوالہ روزنامہ جنگ 28 مئی 1995)

بقیہ صفحہ ۳۹

اپنے رب کے حضور دست بدعا تھا۔ پورے مجمع پر گریہ طاری تھا۔ لرزتے ہاتھوں' بیقرار دلوں' اشکبار آنکھوں اور کپکپاتے ہونٹوں سے رب کریم و غفور سے گناہوں کی مغفرت' ترقی علم و توفیق عمل اور اخلاص کی دعائیں مانگی جارہی تھیں اور اپنے عجز و قصور کا اعتراف کیا جارہا تھا۔ دیر تک اللہ کے اس نیک بندے کی دعا پر آمین کی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔

Scanned with CamScanner

خواجہ ابو سعید کا عبرت آموز واقعہ

اہل اللہ نے نسبتوں کا اس درجہ ادب کیا کہ شیخ کی اولاد اگر جاہل اور کندہ بھی ہوتی، پھر بھی حد درجہ ادب کیا۔ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس اللہ سرہ جو مشائخ چشتیہ میں بہت اونچا مقام رکھتے ہیں۔ ان کے پوتے ہیں شاہ ابوسعید صاحب، جو سلسلہ چشتیہ کے مشائخ میں سے ہیں۔ شاہ ابوسعید کا ابتدائی زمانہ بہت آزادی کا تھا۔ نہ نماز، نہ روزہ، نہ پابندی لباس کے شوقین، ہر وقت مکلف کپڑے۔ جوانی کا زمانہ تھا۔ رنگ رلیوں میں پڑے رہتے۔ وہ ایک دن گنگوہ میں کسی گلی میں جا رہے تھے۔ بھنگن نے ٹوکرہ کباڑہ کا کہیں پھینکا اور سارا گردہ ان کے کپڑوں کو لگ گیا تو غضبناک ہوگئے۔ اور کہا حرام زادی، بے حیا، تجھے شرم نہیں آتی۔ یہ بھنگن تھی بوڑھی اور اس نے حضرت شیخ عبدالقدوس کا زمانہ پایا تھا۔ تو اس نے تان کر کہا کہ کس برتے اکڑتا ہے؟ دادا کی میراث کمائی تھی جو آج اتنے فخر سے بولتا ہے؟ بس وہ دن تھا، اسی وقت واپس ہوئے اور گھر میں آکر والدہ سے کہا کہ اب میں گنگوہ اس وقت تک نہیں آؤں گا۔ جب تک کہ دادا کی میراث نہ سنبھال لوں اور پوچھا کہ اس وقت حضرت شیخ کے خلفاء میں سے کون کون سے لوگ ہیں؟ معلوم ہوا کہ اجلہ خلفاء میں سے شیخ نظام الدین بلخی ہیں۔ انہوں نے خلافت لے کر بلخ کا سفر کیا۔ تو بتلایا گیا کہ بلخ میں بڑی خانقاہ ہے۔ لاکھوں کی اصلاح اور افادہ ہو رہا ہے۔ تو شیخ نظام الدین کو اطلاع دی کہ میں آرہا ہوں۔ شیخ کو صاحبزادے کے پہنچنے کی اطلاع ہوئی تو جو پہنچنے کا دن تھا۔ اس زمانے میں موٹر کاریں تو نہ تھیں۔ مہینہ دو مہینہ قطع مسافت کے بعد کہیں جاکر پہنچے۔ اگرچہ صاحبزادہ جاہل ہیں۔ نہ علم، نہ ہنر۔ اور شیخ وقت کے ہزاروں متوسل، ہزاروں مرید اور ہزاروں کو علم اور دین کا فادہ پہنچ رہا ہے۔ مگر اسی نسبت کے ادب کی وجہ سے کئی میل آگے جاکر استقبال کیا اور جب شیخ نکلے تو تمام بلخ، امراء بلخ، حتی کہ شاہ بلخ بھی ساتھ نکلے۔ دور سے دیکھا کہ صاحبزادے گھوڑے پر آرہے ہیں۔ تو حضرت نظام الدین آگے بڑھے اور قدموں پر ہاتھ رکھا۔ صاحبزادے گھوڑے سے اترنے لگے۔ فرمایا۔ نہیں آپ نہ اتریں۔ اوپر رہیں۔ اب اس شان سے صاحبزادے چلے آرہے ہیں کہ گھوڑے پر سوار ہیں اور قدموں پر شیخ نے ہاتھ رکھا ہے اور جب شیخ نے ہاتھ رکھا۔ تو دوسری

رکاب پر خود شاہ بلخ نے ہاتھ رکھا۔ اس شان سے بلخ آئے، مہمانداری بڑے اعلیٰ پیمانے پر ہوئی، تمام علماء و مشائخ اور امراء کو صاحبزادہ کے احترام میں دعوتیں دیں۔ جب تین دن گزر گئے اور شیخ کا یہ عالم کہ دوزانو بیٹھے ہیں۔ صاحبزادہ کو مسند پر بٹھا رکھا ہے پھر پوچھا صاحبزادے! اتنا لمبا چوڑا سفر کیسے کیا؟ کہاں ہندوستان اور کہاں بلخ کیا ضرورت پیش آئی؟ صاحبزادے نے کہا کہ دادا کی میراث لینے آیا ہوں۔ جو آپ لے کر آئے ہیں۔ اور یہ وہ نسبت اور تعلق مع اللہ کی میراث ہے۔ فرمایا، اچھا یہ غرض ہے۔ کہا، جی ہاں۔ فرمایا کہ وہاں جوتیوں میں جاکر بیٹھ جاؤ اور خود جاکر مسند پر بیٹھ گئے۔ اب نہ وہ ادب ہے، نہ وہ تعظیم۔ اور بیعت کرکے تزکیہ نفس کے لئے کچھ اعمال بتلائے۔ خدمت یہ سپرد کی کہ مسجد میں بیٹھ کر استنجاء کے لئے ڈھیلے توڑیں۔ تاکہ نمازی آئیں تو تکلیف نہ ہو۔ سال بھر اسی حالت میں گزر گیا۔ کہ کوئی پرسان حال نہیں۔ یا تو شاہ بلخ رکاب تھامے آئے تھے، یا آج صاحبزادے کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔

جب ایک برس گزر گیا۔ تو شیخ نے امتحان لینا چاہا کہ کس حد تک نفس کی اصلاح ہوئی۔ کبر، غرور رفع ہوا یا نہیں۔ تواضع، للیت پیدا ہوئی یا نہیں۔ نفسانیت ختم ہوگئی یا نہیں۔ تو بھنگن کو حکم دیا کہ کوڑا کباڑ کا ٹوکرہ لاکر صاحبزادے کے قریب ڈال دے۔ تاکہ تھوڑا سا گردہ صاحبزادے کے اوپر پڑا جائے اور جو کچھ کہے وہ ہم سے آکر کہہ دے۔ بھنگن نے جاکر ٹوکرا زور سے ڈال دیا۔ تو سارا گردہ صاحبزادے پر پڑا۔ تو اس نے آنکھیں لال پیلی کرکے کہا کہ "بے حیا! نہ ہوا گنگوہ کہ تجھے بتلاتا" اس نے آکر شیخ سے عرض کیا کہ وراثت نہیں ملی۔ ابھی نفسانیت کافی موجود ہے۔ اگلے دن پھر حکم ہوا، استنجے کے ڈھیلے توڑنا تو خیر ہے ہی۔ مگر نمازی نماز پڑھ کر نکلیں تو جوتے سامنے رکھو، ان کی حفاظت بھی کرتے رہو۔ اب اس خدمت پر لگ گئے۔ جب ایک برس گزر گیا۔ تو بھنگن کو پھر حکم دیا۔ کہ قریب ہی نہیں۔ بلکہ جاکر صاحبزادے کے اوپر کوڑا کرکٹ ڈال دو۔ اس نے سارا ٹوکرہ جاکر ڈال دیا۔ تو صاحبزادے نے کہا "ارے بی! کیوں اس کباڑ کو تونے مجھ پر ڈال دیا۔ یہ مجھ سے زیادہ افضل ہے۔ تو نے اس کباڑ کو بھی عیب لگایا۔ میں ایسی ناپاک ہستی ہوں کہ یہ کباڑ بھی میرے اوپر گرنے سے ناپاک ہوگیا۔ میرے اندر تو کوئی خوبی نہیں۔"

بھنگن نے جاکر شیخ سے یہ سب کچھ عرض کیا۔ فرمایا اب دادا کی
ل چکی ہے۔ اس کے بعد اگلے دن شیخ نے حکم دیا کہ ہم شکار کے لئے جائیں
صاحبزادے سے فرمایا، تم ہمارے ساتھ چلو۔ شیخ گھوڑے پر سوار ہو گئے اور حکم
م رکاب تھام کے چلو۔ جب وہ آئے تھے، تو شیخ نے رکاب تھامی تھی اور اب
ہے کہ گرتے پڑتے شیخ کے ساتھ دوڑتے جا رہے ہیں، لہو لہان ہو گئے، پیروں
زخم آئے، خون نکل آیا۔ کیا مجال کہ یہ رکاب سے الگ ہو جائیں۔ یہ ہو سکتا ہے
شیخ حکم دیں اور اطاعت نہ کی جائے؟ اس شان سے سارا دن بسر ہوا، شام کو واپس
تو صاحبزادے کو حکم دیا کہ غسل کرو، صاحبزادے نے غسل کیا، کپڑے وغیرہ
ے۔ اس کے بعد مجمع کیا اور بھرے مجمع میں صاحبزادے کو کھڑے کرکے جوتا ہاتھ
یا اور فرمایا یہ غلام حاضر ہے، سر حاضر ہے، یہ جوتا ہے۔ میں اس طرح خانہ زاد
ہوں۔ دادا کی میراث مل نہیں سکتی تھی اگر یہ محنت اور ریاضت نہ ہوتی۔ نفس کا
نع نہ ہوتا۔ اب تمہیں دادا کی میراث مبارک ہو۔ خلافت دی اور پگڑی سر کے
ھی۔ وہ گویا بے ادبی نہیں تھی۔ بلکہ مجاہدہ تھا کہ اس کے بغیر نفس کی اصلاح
ہو سکتی تھی۔ ماخوذ از خطبات حکیم الاسلام 267/3

۳۸

ی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
ئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
احب و محتاج و غنی ایک ہوئے
رکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

ے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو آپس میں اتفاق اور محبت عطا فرمائیں اور
کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں (آمین)

Scanned with CamScanner

دارالافتاء

مفتی غلام الرحمٰن

گھریلو تنازعے میں مصالحتی کمیٹی کا دائرہ اختیار

یہاں انگلینڈ میں رہائش پذیر مسلمانوں کے ہاں جب کچھ شادیاں ناکام ہوجاتی ہیں شادی کے فوراً یا کچھ عرصہ بعد میاں بیوی ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں ملکی دستور کے مطابق اگر میاں بیوی ایک دوسرے سے تین سال تک علیحدہ رہیں ایک کو قانوناً طلاق کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایسے اختلافات کے مسلمان گھرانے مقررہ مدت گزرنے کے بعد عدالت کا رخ کرتے ہیں عموماً بیوی درخواست پر تین چار مہینوں کی تحقیق کے بعد عدالت عورت کو تنسیخ نکاح کا حکم کرکے خاوند کو کسی دخل کے بغیر فارغ کر دیتی ہے۔

ایسی نازک صورت میں ایک غیر مسلم جج کے حکم کا مسلمان کے نکاح پر کیا اثر پڑتا خاص کر جب خاوند کے کسی دخل کے بغیر عورت کو عدالت سے آزادی کا حکم ل ہے۔ کیا اس سے مسلمان بیوی آزاد متصور ہوگی یا نہیں؟ اگر قانوناً مدت پوری ک کے بعد ایسی عورت دوسری جگہ نکاح کرے تو شرعاً اسکا کیا حکم ہوگا۔ ایسی حالت جب میاں بیوی کے درمیان اختلافات رونما ہوں تو شرعاً کیا لائحہ عمل کرنا چاہ

سائل محمد یونس بریڈ فورڈ انگلینڈ

الجواب وباللہ التوفیق۔

مسلمان میاں بیوی کے مابین اختلافات کی وجہ سے تین سال تک ایک دوسرے لاتعلق رہنا موجب تنسیخ نکاح نہیں۔ ایسی صورت میں کسی ملکی قانون کا سہارا لیکر نکاح کی ڈگری لینے سے قانوناً اگرچہ منکوحہ آزاد ہو جاتی ہے۔ لیکن شرعاً خاوند سے باقاعدہ طلاق لینے کے بغیر ممکن نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے مقدس فرمان کی روشنی میں میاں بیوی کے درمیان رونما ہونے اختلافات کو طول دینے کے بجائے گھر کا جھگڑا گھر ہی میں ختم کرنا زیادہ مناسب ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

تخافون نشوزهن فعظوهن واهجروهن فی المضاجع

وهن ۔1

وہ بیویاں جنکی بدخوئی کا تمہیں ڈر ہو تم انکو سمجھاؤ۔ (اگر باز نہ آئیں) تو
علیحدگی اختیار کرو۔ (اگر یہ ترکیب بھی ناکام رہے) تو (اعتدال کے ساتھ) انکو
کام لو۔

بیوی کو راہ راست پر لانے کے لئے نرمی سے سمجھانا بہترین طریقہ ہے۔ ورنہ
درجہ میں بیوی کو احساس دلانے کے لئے بستر علیحدہ کرنا ہے۔ اگر اس پر بھی
راست اور پشیمانی کا احساس نہ کرے۔ جہاں کہیں ان شریفانہ طریقہ ہائے اصلاح
م نہ بنے۔ تو خاوند کو معمولی مار پیٹ کی اجازت دیگئی ہے۔ بشرطیکہ اس میں
ندگی کا مظاہرہ نہ ہو ہڈی ٹوٹنے یا زخم لگنے تک نوبت نہ پہونچے۔ اور چہرہ پر مار
تاہم رسول اللہ ﷺ نے خاوند کو خطاب کرکے فرمایا "ولن یضرب
رکم" کسی سنجیدہ خاوند کا یہ شیوہ نہیں کہ وہ بیوی کو مارے۔

ہیں میاں بیوی کا جھگڑا ایسے باعزت طریقے پر ختم نہ ہو بلکہ اختلافات طول
خواہ عورت کی طرف سے کوئی بے جا نافرمانی اور سرکشی ہو یا خاوند کی انانیت
د پسندی کی وجہ سے معاملہ اندرون خانہ سے بیرون خانہ تک پہنچے تو ایسے
میں انتقامی جذبات کے رد عمل کو روکنے کے لئے "مصالحتی کمیٹی" کے قیام پر
گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

خفتم شقاق بینهما فابعثوا حکماً من اهله وحکماً من
ا۔2

اگر تم دونوں (میاں بیوی) کے آپس میں ضد رکھنے سے ڈر گئے تو میاں بیوی
خاندان میں سے کسی باعتماد شخص کو تجویز کرکے مقرر کرلو۔ ممکن ہے کمیٹی کے
ممبران کے خلوص و للہیت کی وجہ سے ان کی کوششیں ثمرآور ثابت ہوں۔ اور
ہوا گھرانہ ایک دفعہ دوبارہ محبت اور اتفاق و اتحاد کی فضا میں آباد ہو۔

لحتی کمیٹی کا دائرہ کار

مصالحتی کمیٹی کا دائرہ کار مثبت پہلو تک محدود ہے۔ اس میدان میں کمیٹی کا جو فیصلہ

Scanned with CamScanner

ہو۔ طرفین کے لئے ماننا لازمی ہوگا۔ تاہم اس میں ممبران کا اتفاق ضروری ہے اگر
ممبران کا اختلاف کسی اتفاق کا پیش خیمہ کبھی نہیں بن سکتا۔ اور اگر "مصالحتی کمیٹی" کے
نقطہ نظر دونوں علیحدگی پر منتج ہو۔ کیا ان کے کسی ایسے فیصلہ سے فریقین کے درمیان
جدائی آئیگی یا نہیں؟ جمہور فقہاء کے نزدیک ایسا منفی فیصلہ کمیٹی کے دائرہ کار سے خارج
ہے۔ جبکہ مالکیہ کے نزدیک پر سکون اور اطمینان کی زندگی میسر نہ ہونے کی صورت
میں کمیٹی دونوں کے درمیان تفریق اور جدائی کا حق استعمال کر سکتی ہے۔ جس سے
میاں و بیوی کا نکاح ختم ہو سکتا ہے۔" 3

لیکن ایسی حالت میں اگر کمیٹی کے ارکان کو خاوند کی طرف سے کلی اجازت ملے یعنی
جوڑ اور توڑ کا حق کمیٹی کے سپرد ہو۔ تو پھر "توکیل بالطلاق" کی صحبت کی وجہ سے کمیٹی
کا فسخ نکاح کا فیصلہ احناف کے نزدیک بھی درست اور نافذ ہوگا۔ 4

اور جہاں کہیں کمیٹی اپنی ناکامی کا اقرار کرے۔ طرفین کے لئے کسی قابل عمل نتیجہ پر نہ
پہنچے۔ تو اس سے آگے پھر مسلمان حاکم کا دائرہ کار شروع ہوتا ہے۔ عورت جب کبھی
اسلامی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ اس سے اسکی داد رسی کی جائیگی۔ خاوند تو طلاق دیکر
فارغ ہو سکتا ہے۔ لیکن بیوی کا مسئلہ ذرا پیچیدہ ہے۔ کیونکہ طلاق کا حق خاوند کے بغیر
دوسرا کوئی استعمال نہیں کرسکتا۔ لیکن جہاں کہیں عورت کی مجبوری حاکم وقت کے ہاں
عیاں ہو۔ عورت کی طرف سے خلع کی پیشکش بھی خاوند مسترد کرے۔ عورت کی طرف
سے منت و سماجت کا کوئی طریقہ کار آمد نہ ہو۔ تو احناف ایسی مجبوری کی حالت میں فقہ
مالکی کو اختیار کرکے کا حاکم وقت کی وساطت سے زوجہ متعنت کو تفریق کا حق دیتے
ہیں۔ 4

لیکن اس میں احناف دو شرائط کی رعایت پر زور دیتے ہیں۔
کہ ایسی حالت میں عورت کے اخراجات کا متبادل کوئی بندوبست نہ ہو۔ اور اگر کہیں
نان و نفقہ کا بندوبست ممکن ہو۔ لیکن خاوند کے بغیر علیحدہ رہنے میں عورت کو ابتلاء
معصیت کا قوی اندیشہ ہو۔ ایسی حالت میں قاضی کے اطمینان کے بعد عورت کو فسخ
نکاح کی ڈگری دینے سے عورت آزاد ہو کر عدت گزارنے کے بعد دوسری جگہ اپنی
مرضی سے نکاح کر سکتی ہے۔ 5

ں میں یہ ضروری ہے۔ کہ حاکم / قاضی مسلمان ہو۔ غیر مسلم جج کا فیصلہ مسلمان
کے حق میں ایسی صورت میں نافذ نہیں رہے گا۔ انگلینڈ یا دیگر یورپین ممالک
مسلمان جج میسر نہ ہو۔ اور قانونی اعتبار سے بڑی آسانی کے ساتھ عورت کو
کا پروانہ مل جاتا ہو۔ مسلمانوں کے لئے قابل غور مسئلہ ہے۔ کیونکہ عدالتی
کے اعتبار سے عورت آزاد ہو جاتی ہے۔ جبکہ شرعاً نکاح کی موجودگی کی وجہ
قانونی آزادی کے باوجود دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی۔
ورت میں دوبارہ فقہ مالکی کی طرف مراجعہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو "مصالحتی
کا دائرہ کار فسخ نکاح تک بڑھاتے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر مسلمانوں کی کسی
پنچایت / جماعت یا مصالحتی کمیٹی کی وساطت سے فسخ نکاح کا حکم حاصل ہو جائے۔
فقہ مالکی کی رو سے آزادی مل جائے۔
کی نظیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں پائی جاتی ہے۔ آپ کی خدمت میں
میاں بیوی کا ایسا خانگی جھگڑا پیش ہوا۔ اور خاوند نے مصالحتی کمیٹی کو تفریق کا حق
سے انکار کیا۔ تو حضرت علی نے فرمایا۔ "الیہا التمرقة بین الزوجین والجمع
اس کے بغیر قانونی جواز کو سہارا بنا کر عورت کا دوسری جگہ نکاح کرنا جائز نہیں۔

ـ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

راشی
النساء 35
ایضاً
الفقہ الاسلامی وادلتہ۔ 527/7
الفتاوی الھندیہ۔ 611/3
الحیلتہ الناجزہ / 77 ـ 78
الحیلتہ الناجزة / 77 ـ 78
الفقہ الاسلامی وادلتہ۔ 528/7

Scanned with CamScanner

ماہِ صفر کے تقاضے

ایوانِ مالک
مولانا ذاکر حسن

ابوہریرہؓ سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعدوی ولاطیر
ولاھامۃ ولا صفر وفر من المجذوم کما تفر من الاسد
یعنی بیماری کی چھوت چھات، پرندوں کو اڑا کر فال لینا الو اور صفر کو منحوس سمجھنا ان
کوئی حقیقت نہیں۔ اور جذامی سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

جاہلیت کے زمانہ میں صفر کے مہینہ کی آمد کو منحوس خیال کیا جاتا تھا۔ شریعت نے اس کو باطل کر دیا۔ اور واضح کر دیا کہ دنیا کی کسی چیز کے اندر نحوست نہیں ہے۔ اگر کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش آجائے تو یہ شامت اعمال ہوتا ہے۔ سورہ یٰسین میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل قریہ (انطاکیہ) کی طرف رسول بھیجے۔ قالو انا تطیرنا بکم
لوگ کہنے لگے ہم تم کو منحوس سمجھتے ہیں۔

اس لئے کہ ان پر قحط پڑا تھا۔ قالوا طائرکم معکم ان رسولوں نے کہا تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ یعنی اگر حق کو قبول کرتے تو قحط کی مصیبت میں گرفتار نہ ہوتے۔

وان تصبھم سیۃ یطیروا بموسیٰ ومن معہ الا انما طائرھم عنداللہ
ولکن اکثرھم لا یعلمون۔

اور اگر ان کو کوئی بدحالی پیش آتی ہے تو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے ہیں۔ یاد رکھو ان کی نحوست اللہ کے علم میں ہے لیکن ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے تھے۔

ان کی بدحالی یہ تھی کہ قحط تھا پیداوار کم تھی۔ ان کی نحوست اللہ کے علم میں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے اعمال کفریہ اللہ کو معلوم ہیں یہ نحوست انھی اعمال کی سزا ہے۔

فال اور طیرۃ میں فرق

مولانا ادریس کاندھلوی نے تعلیق الصبیح شرح مشکوۃ میں ان کے مابین فرق حضرت انسؓ کی حدیث کے ساتھ واضح کیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لاعدوی ولا طیرة ویعجبنی الفال قالوا
الفال قال کلمة طیبة

بیماری کا اڑ کر لگنا اور بدفالی بے حقیقت باتیں ہیں۔ فرمایا فال مجھے پسند ہے۔ صحابہ
نے پوچھا فال کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اچھی بات۔

کا استعمال اچھائی اور برائی دونوں میں ہوتا ہے۔ لیکن زیادہ تر اچھائی میں استعمال
ہے۔ طیرہ کا معنی ہے پرندوں کو اڑا کر فال نکالنا۔ پرندے کو اڑاتے اگر وہ دائیں
اڑنا شروع کر دیتا تو اس کو اچھا خیال کرتے۔ اگر اس کی اڑان بائیں طرف ہوتی
کو منحوس تصور کرتے۔

مذکور میں شریعت نے فال کو اچھا جانا اور تطیرہ کو باطل ٹھہرایا۔ اس لئے کہ
فال میں اللہ تعالیٰ پر حسن ظن اور اس کے رحمت و فضل کی امید ہوتی ہے۔ جو
اچھی بات ہے اگرچہ فال اپنے کئے ہوئے تصور کے مطابق نہ ہو۔ لیکن تطیرہ
اللہ تعالیٰ سے ناامیدی ہوتی ہے جو ایک مذموم چیز ہے ریاض الصالحین میں حدیث
ور ہے بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ان النبیؐ کان لا یتطیر یعنی حضورؐ کبھی
نہیں لیتے تھے۔ اس کے ساتھ دوسری حدیث ہے کہ حضورؐ کی خدمت میں
کا ذکر ہوا آپؐ نے فرمایا کہ اس کا یہ پہلو تو اچھا ہے کہ اس سے کوئی اچھے معنی
جائیں مگر کسی مسلمان کو اس کی وجہ سے اپنا کوئی کام ترک یا ملتوی نہ کرنا چاہیے۔
تم میں سے کسی کے دل میں کسی کو دیکھ کر یا کوئی بات سن کر برا پہلو آئے تو اس
یہ کلمات کہہ لینے چاہئیں۔ اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت
یرفع السیات الا انت ولا حول ولا قوة الا بک۔

اللہ اچھے احوال تو ہی لاتا ہے۔ برائیاں تو ہی دور کرتا ہے گناہوں سے بچنے اور
کے کرنے کی قدرت تو ہی دیتا ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے۔ حضور فرماتے
العیافة والطیرة والطرق من الجبت۔

پرندوں کو اڑا کر فال لینا، یا رمل کا عمل کرنا لکیریں کھینچنا یا بدفالی لینا ایسا ہی ہے جیسے
کی عبادت کرنا۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا الطیرة شرک۔ یعنی بدفالی شرک ہے۔ ابن

مسعود [illegible] فرماتے ہیں کہ ہم میں کوئی ایسا نہیں جس کو خیال نہ آ...
کو توکل کے ذریعے بھگا دیتا ہے۔ مشکواۃ شریف میں ابوداؤد کی حدیث ہے...
ولا عدوی ولا طیرۃ وان تکن الطیرۃ فی شئی ء ففی...
والفرس والمراۃ۔ الو کا منحوس ہونا۔ چھوت چھات کی بیماری اور بد...
حقیقت نہیں۔ اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو گھر، گھوڑے اور عورت میں ہوتی...
نحوست کسی چیز میں نہیں ان تین چیزوں کا ذکر بطور فرض کے کیا گیا ہے تو...
کو منحوس تصور کرنا جاہلیت کا تصور ہے اس لئے کئی حدیثوں میں اس خیال...
آئی ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا۔ لاعدوی ولاھامۃ ولا نوء...
صفر۔ نوء چاند کے منازل کو کہتے ہیں۔ عرب بارش کی نسبت ان کی طرف...
تھے۔ اس حدیث میں ان مذکورہ اشیاء کی نفی کر دی۔

ایک غلط عقیدہ کی اصلاح:۔ صفر کے مہینہ میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ...
اترتے ہیں۔ بلائیں اترتی ہیں۔ جو لوگوں کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ پھر اس کے بارے...
من گھڑت قصے مشہور کر دیئے ہیں۔ حدیث شریف میں اس قسم کے تصورات کی...
ہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے سنا لاعدوی ولا...
ولاغول یعنی بیماری کا اڑ کر لگنا، صفر کی نحوست اور جنات اور شیاطین کی کوئی...
نہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ جنات کے وجود سے انکار کر دیا جائے کیونکہ ان کا وجود...
قرآنی سے ثابت ہے بلکہ اس میں جاہلیت کے عقیدہ کی تردید ہے۔ ان کا خیال...
غول یعنی جنات اور شیاطین کی جنس کی شئی ہے۔ جو جنگل میں ہوتی ہے مختلف...
میں اس کا ظہور ہوتا ہے لوگوں کو ڈراتی اور دھمکاتی ہیں۔ اور ہلاک بھی کرتی ہیں...
اصطلاح میں اس کو بلا کہتے ہیں۔ حالانکہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ لوگوں کے...
میں یہ بلا موجود ہے لیکن خارج میں اس کا کہیں بھی وجود نہیں۔

ہمارے ہاں بعض لوگ صفر کے مہینے کو جنات کا مہینہ تصور کرتے ہیں۔ ان کا...
گویا اس ماہ میں جنات کو سرکشی کی اجازت مل جاتی ہے جس کی وجہ سے اس...
اکثر اموات جنات کی وجہ سے واقع ہوتی ہیں۔ اور بعضوں کو یہ کہتے ہوئے سنا...

Scanned with CamScanner

کو جنات نے تھپڑ رسید کیا اور اس جن کے ہاتھ کا نشان بھی اس پر موجود تھا۔
...ہم کا عقیدہ رکھنے والے رات کو جلد گھر آجاتے ہیں تاکہ جنات تکلیف نہ
...یں۔ بعض حضرات اس ماہ میں اپنے ساتھ چھری چاقو پھراتے ہیں۔ تاکہ جنات
...اپنا دفاع کر سکیں۔ بعض مائیں شیر خوار بچوں کے نہالچے یا تکیہ کے نیچے چھری رکھ
...تی ہیں، تاکہ بچہ ان سرکش شیاطین سے محفوظ رہ سکے۔ حالانکہ اس طرح سے بچے
...چھری کے ساتھ زخمی ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

...حدیث میں غول اور صفر دونوں کی نفی فرما دی۔ مولانا ادریس کاندھلوی شرح مشکواۃ
...لکھتے ہیں۔ قال القاضی ویحتمل ان یکون نفیا" لما یتوھم ان
...صفر تکثر فیہ الدواھی والفتن یعنی اس بات کی تردید مقصود ہے کہ
...مہینہ اس ماہ میں پریشانیاں اور مصیبتیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ اس لئے لوگ اس کی آمد کو
...نحوس تصور کرتے ہیں۔ یہ غلط تصور بعینہ آج بھی بہت مقامات میں پایا جاتا ہے۔ مذکورہ
...احادیث کی روشنی میں اپنے غلط خیالات و تصورات کی اصلاح کر لینی چاہیے۔ بعض
...لوگ اس ماہ کے آخری چہار شنبہ کو "چوری" کے نام سے ایک رسم مناتے ہیں۔
...وا" ایسا ہوتا ہے کہ صفر کی آخری بدھ کو تنور پر گندم کے آٹے کی بہت ساری
...روٹیاں پکا کر ان کو خوب کوٹتے ہیں۔ جب روٹیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں تو اس میں گھی
...اور شکر ملا دیتے ہیں۔

...ک میٹھی ڈش تیار ہو جاتی ہے جس کو گھر گھر تقسیم کرتے ہیں۔ اور بعض عورتیں تو
...س ڈش میں سے کچھ حصہ نکال کر گھروں کی چھتوں پر رکھ دیتی ہیں تاکہ وہ سرکش
...جنات وغیرہ کا حصہ ہو جائے اور پھر ان کو تنگ نہ کریں۔ اس رسم کے بارے میں مولانا
...اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ خطبات الاحکام میں فرماتے ہیں۔ یہ بالکل بے اصل
...ہے۔ لہٰذا اس رسم کا ترک ضروری ہے۔

مراجع و مصادر

(1) بیان القرآن اشرف علی تھانوی (2) مشکوۃ شریف (3) التعلیق الصبیح علامہ ادریس کاندھلوی (4) ریاض الصالحین امام نووی (5) خطبات الاحکام مولانا اشرف علی

مقالات

ہدایت کی حقیقت و مراتب

پروفیسر ڈاکٹر نور عمر
پشاور یونیورسٹی

معنی ہدایت! علمائے لغت اور مفسرین حضرات کے نزدیک لفظ "ہدایت" ضلالت...
ضد ہے (1) اسی طرح ہدایت کے معنی راہ دکھانے راہ پر لگا دینے سیدھے راستے...
طرف رہنمائی کرنے کے بھی ہیں (2)

امام محمد بن الحسن (460ھ) لفظ ہدایت کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں

"اصل الهداية فی اللغة الدلالة علٰی طریق الرشد" (3)

یعنی لغت میں ہدایت صحیح راستے کی طرف رہنمائی کرنے کو کہا جاتا ہے۔

امام لغت سید مرتضٰی زبیدی (م 1205ھ) اور دوسرے علمائے لغت ہدایت کا معنی کر...
ہوئے تحریر کرتے ہیں "الدلالة بلطف الٰی مایوصل الی المطلوب" (4)
یعنی کہ لطف و مہربانی کے ساتھ منزل مقصود کی طرف کسی کی رہنمائی کرنا

اسی طرح مرزا ابوالحسن شعرانی (م 1393ھ) ہدایت کا معنی کرتے ہوئے رقم طراز ہیں

ہدایة (بہ کسر ھا) در مصدر بمعنی رہنمائی بہ مہر و محبت و صلاح است"
وآن چنان راہنمائی ودلالت است کہ راہ راتا آخر بنمای...
وبالطف ومدار بہ راہ مطلوب وی را رهنمون شود" 5

یعنی "کہ ہدایت بہ کسر ھا" مصدر ہے جس کے معنی لطف و مہربانی کے ساتھ رہنمائی کر...
کے ہیں اور یہ وہ رہنمائی اور راہ دکھانا ہے کہ آخر تک راستے کی طرف رہنمائی ...
جائے اور لطف و مہربانی کے ساتھ منزل مقصود تک ان کی رہنمائی ہو سکے۔

امام ابوالسعود (م 951ھ) تحریر کرتے ہیں

"والهداية دلالة بلطف علٰی مایوصل الٰی البغیة" (6)

یعنی اس چیز کے ذریعے رہنمائی کرنا جس سے کوئی منزل مقصود تک پہنچ جائے

لفظ ہدایت کا استعمال قرآن کریم میں!

قرآن کریم میں ہدایت کا لفظ تین طرح سے استعمال ہوتا ہے

1۔ اگر ہدایت سے مراد کسی شے کی نشان دہی اور رہنمائی مراد ہو تو لفظ الی کے ...

...ی ہوتا ہے۔ اس کو "تعدیہ بہ لفظ الی" کہا جاتا ہے۔ (7) مثلاً"
...رۃ البقرہ میں ارشاد ربانی ہے
...لله یهدی من یشاء الٰی صراط مستقیم (8)
...ر الله تعالیٰ جس کو چاہے سیدھی راہ دکھاتا ہے
...ی طرح سورۃ ال عمران میں ارشاد ہے
...من یعتصم بالله فقد هدی الٰی صراط مستقیم (9)
...ور جو کوئی اللہ کو مضبوط پکڑتا ہے وہ ضرور سیدھی راہ کی طرف ہدایت کیا جاتا ہے۔
...واجتبینهم وهدینا هم الٰی صراط مستقیم (10)
...ور ہم نے ان سب کو برگزیدہ کیا اور سیدھی راہ کی طرف ان کی رہنمائی کی
...ورۃ النحل میں ارشاد ہے
...جتبه وهده الی صراط مستقیم 11
...دا نے اسے منتخب کرلیا تھا اور سیدھی راہ کی طرف خدا ہی نے اس کی رہنمائی کی تھی
...ورہ ص میں حضرت داؤد علیہ السلام سے فیصلہ کرانے والوں دو شخصوں کا قول یوں
...ذکور ہے
...واهدنا الٰی سواء الصراط (12)
...ور ہم کو سیدھی راہ بتا دیجئے

...! متعدی بواسطہ لام !

...اگر ہدایت سے منزل مقصود تک پہنچنا مراد ہو۔ تو "لازم"
...کے ذریعے متعدی ہوتا ہے۔ (13) مثلاً" سورۃ الاعراف میں اہل جنت کا قول:
وقالوا الحمد لله الذی هدانا وما کنا لنهتدی لولا ان هدنا الله (14)
اور وہ کہیں گے کہ (ساری) تعریف اللہ کے لئے جس نے ہم کو اس (مقام) تک پہنچا
دیا۔ اور ہم تو (کبھی بھی یہاں تک) نہ پہنچتے۔ اگر اللہ نے ہم کو نہ پہنچا دیا ہوتا۔
اسی طرح سورہ یونس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
قل الله یهدی للحق۔ (15)
آپ فرما دیجئے کہ اللہ ہی امر حق کی جانب رہنمائی کرتا ہے

3۔ متعدی بنفسہ!

اگر ہدایت سے راستے کا قطع کرانا اور منزل مقصود تک پہنچانا مراد ہو تو بلاواسطہ متعدی ہوتا ہے۔ (16) مثلاً درج ذیل آیات کریمہ میں "ہدایت" متعدی بنفسہ کا ذکر ہوا ہے

ا۔ اھدنا الصراط المستقیم (17)

ہم کو سیدھے راستے پر چلا

ب۔ ولھدینٰھم صراطاً مستقیما۔ (18)

اور ہم نے انہیں سیدھا راستہ دکھایا

ج۔ اتریدون ان تھدوا من اضل اللّٰہ۔ (19)

کیا تم چاہتے ہو کہ انہیں راہ دکھاؤ جنہیں اللہ نے گمراہ کر رکھا ہے

د۔ ولا لیھدیھم طریقاً۔ (20)

اور نہ انہیں راستہ ہی دکھائے گا

ر۔ ویھدیھم الیہ صراطاً مستقیماً۔ (21)

اور اپنی طرف پہنچنے کا سیدھا راستہ دکھائے گا

ز۔ افمن یھدی الی الحق احق ان یتبع (22)

بھلا جو شخص حق کا راستہ دکھائے۔ اس قابل ہے کہ اس کی پیروی کی جائے

س۔ افانت تھدی العمی

تو کیا تم اندھوں کو راستہ دکھائے گا۔

ش۔ وھدینٰھما الصراط المستقیم۔ (23)

اور ہم نے انہیں سیدھا راستہ دکھایا۔

ہدایت و تعلیم دو باتوں کے بغیر نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی۔ ایک یہ کہ معلم اپنی طرف سے کماحقہ سمجھانے کی کوشش کرے اور دوسرے یہ متعلم استفادہ کرنے میں کوتاہی سے کام نہ لے۔ اگر ہادی یا متعلم اپنی طرف سے تعلیم میں پوری کوشش کرے۔ لیکن معلم میں قبولیت کی صلاحیت نہ ہو تو اس کے عدم قبول کے لحاظ سے مجازاً" یہ کہنا

کہ اس نے ہدایت نہیں کی اور ہادی کے اپنی کوشش صرف کرنے کے لحاظ کہنا بھی صحیح ہے کہ اس نے ہدایت اور تعلیم دی۔ پس جب عدم قبولیت میں اور اثبات کے ساتھ) دونوں طرح کہنا صحیح ہے۔ تو کفار کے ہدایت الٰہی کو قبول کرنے کے لحاظ سے یہ کہنا بھی بجا ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت نہیں دی۔ کیونکہ ہدایت و تعلیم پر قبولیت کا ثمرہ مرتب نہیں ہوا اور یوں بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی کیونکہ انہیں مبداء ہدایت یعنی عقل و حواس عطا فرمائے۔ (24) پس ایت کریمہ

واللہ لایھدی القوم الظالمین (25)

میں نفی معنی اول یعنی عدم قبولیت پر محمول ہوگی اور ایت کریمۃ واماثمود فھدینٰھم فاستحبوا العمٰی علی الھدی (26) میں اثبات ہدایت دوسرے معنی بذل الٰہی یعنی کوشش کرنے کے لحاظ سے ہوگا۔

مراحل ہدایت!

جس طرح ہدایت کا مفہوم وسیع معنی کا حامل ہے اسی طرح اس کے کئی ایک مراحل ہیں

۱۔ فطری ہدایت یا ہدایت الالھام!

یہ ہدایت انسان اور غیر انسان سب کے لئے عام ہے اور رب کائنات کی طرف سے اس کی ربوبیت کے تقاضے سے ہر ذی روح کو پیدائش کے ساتھ ہی عطا کی جاتی ہے۔ جن پر اس کی پرورش کی راہیں کھولتا انہیں زندگی کی راہ پر لگاتا اور ضروریات زندگی کی طلب و حصول میں رہنمائی کرتا ہے اور اس وجہ سے انہیں باہر کی رہنمائی اور تعلیم کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ فطرت کی یہ ہدایت ربوبیت کی ہدایت اور اگر اس ہدایت ربوبیت کی حمایت نہ ہوتی۔ تو کسی مخلوق کے لئے بھی دنیا کے سامان حیات وپرورش سے فائدہ اٹھانا ممکن نہ ہوتا۔ اور زندگی کی یہ سرگرمیاں ظاہر نہ ہو سکتیں۔ (27)

ہدایت حواس!

ہدایت کا دوسرا مرتبہ حواس اور مدرکات ذہنی کی ہدایت ہے حیوانات اگرچہ اس جوہر

دماغ سے محروم ہیں۔ جسے فکر و عقل سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ تاہم رب ...
احساس و ادراک کی وہ تمام قوتیں دے رکھی ہیں۔ جن کی ...
ضرورت تھی اور ان کی مدد سے وہ اپنے رہنے کھانے پینے ...
و نگرانی کے تمام وظائف حسن و خوبی کے ساتھ انجام دیتے رہتے ...
و ادراک کی یہ ہدایت ہر حیوان کے لئے ایک ہی طرح کی نہیں ہے بلکہ ...
ہی اور ویسی ہی استعداد دی گئی جو اس کے احوال و ظروف کے لئے ...
اس بارے میں احمد مصطفیٰ المراغی 1364ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

"وهاتان الهدايتان يشترك فيهما الانسان والحيوان لا ...
هم فى الحيوان اتم منهما فى الانسان اذ الهام وحواس ...
هو وولادته بقليل۔ ويحصلان فى الانسان تدريجا" (۲۱)

یعنی ان دونوں ہدایتوں (ہدایۃ الالھام اور ہدایت حواس) میں انسان اور حیوان ...
مشترک ہیں۔ بلکہ یہ دونوں ہدایتیں حیوان میں بمقابلہ انسان کے بدرجہ اتم ...
ہیں اس لئے کہ پیدائش کے ساتھ ہی اس کی یہ دونوں ہدایتیں تکمیل پاتی ہیں ...
انسان میں اس کا حصول تدریجا" ہوتا ہے۔

ہدایت حواس متعلقہ انسان!

اس سے مراد ان قوتوں کا ملنا ہے جن سے انسان اپنے مصالح کی طرف راہ ...
قدرت پاتا ہے۔ مثلا" حواس خمسہ ظاہری اور حواس خمسہ باطنی گویا اس سے ہدایت ...
وہ قسم عبارت ہے۔ جو انسان کے ظاہری اور باطنی حواس پر موقوف ہے اور ...
حواس کی ترقی کے ساتھ انسان میں ہدایت کا یہ ملکہ بھی برابر بڑھتا رہتا ہے۔ مثلا ...
طور پر تلخ و شیریں میں تمیز کر لینا قوت ذائقہ کا کام اور اس کی ترقی کا نتیجہ ہے گرم ...
سرد کو پہچان لینا جلد کی قوت لامسہ کی ترقی کا نتیجہ ہے۔ (۲۲) وغیرہ ذالک
اس قانون ہدایت کی تشریح سورہ طہ میں اس طرح کی گئی ہے۔

"قال ربنا الذى اعطى كل شئى خلقه ثم هدى"

موسیٰ نے جواب دیا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر شئی کو اس کے مناسب اس کی شکل و
صورت عطا فرمائی پھر اس کی رہنمائی کی۔

...مسند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی 1176ھ) اس ایت کریمہ کے تحت اپنے مختصر حواشی

...تحریر فرماتے ہیں۔

...جمیع مخلوقات راانداز کرد بحسب آں اندازہ در مخلوقات تصرف فرمود تاہماں
...صورت برروی کار آمد پس این تصرف راہدَایت تعبیر فرمود (31)

...یعنی تمام مخلوقات کا اندازہ فرمایا اور اس اندازے کے مطابق مخلوقات کے اندر تصرف
فرمایا جس کے نتیجے میں ایک خاص صورت رونما ہوئی پس اس تصرف خداوندی کو
ہدایت سے تعبیر کیا گیا۔

ہدایت عقل!

...یہ ہدایت کا تیسرا مرتبہ ہدایت عقلی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جو چیز حواس سے غائب ہے اور جہاں کہ حواس کی رسائی نہیں وہاں انسان کی عقل مدرکات حواس ظاہری و باطنی سے کلیات نکال کر فوراً" کام لیتی ہے۔ مثلاً" جب بہت سے لوگوں سے کسی واقعے کی خبر پہنچتی ہے۔ تو عقل اس وقت اس چیز کی صداقت کا حکم لگا دیتی ہے وہاں استدلال اور ترتیب مقدمات کی ضرورت نہیں پڑتی۔ فطرت کی اسی ہدایت نے انسان کے آگے غیر محدود ترقیات کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اور اسے کائنات ارضی کی تمام مخلوقات کا حاصل وخلاصہ بنا دیا ہے۔ وجدان و الہام کی ہدایت انسان میں سعی وطلب کا ولولہ پیدا کرتی ہے حواس اس کے لئے معلومات بہم پہنچاتے ہیں اور عقل نتائج و احکام مرتب کرتی ہے حیوانات کو اس مرتبہ کی بہت کم ضرورت تھی اس لئے ان میں یہ بہت کم مقدار میں پایا جاتا ہے لیکن انسان میں یہ تینوں مرتبے جمع ہوگئے۔

اس قسم کی ہدایت کا شیخ الازہر احمد مصطفیٰ المراغی یوں کرتے ہیں

"وھی ہدایتہ اعلیٰ من ھدایة الحس والالھام' فالانسان قد خلق لیعیش مجتمعا" مع غیرہ' و حواسہ و الھامہ لا یکفیان لھٰذہ الحیاة۔ فلا بدلہ من العقل الذی یصحح لہ اغلاط الحواس" (32)

یعنی ہدایت کا یہ درجہ ہدایت الحواس اور ہدایت الالھام سے بڑھ کر ہے۔ چونکہ انسان معاشرے میں دوسروں کے ساتھ مل جل کر زندگی گذارنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

اور اس معاشرتی زندگی کو [illegible] اور حواس کافی نہیں ہوتے۔ پس اس بات کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ اس کے پاس ایسی عقل ہو جو حواس کی غلطیوں کی اصلاح کر سکے۔

4۔ چوتھا مرتبہ ہدایت استدلال عقلی ہے۔ یعنی جہاں ہدایت عقل کی رسائی نہیں ہے، وہاں مقدمات ترتیب دے کر نتیجہ نکالنا اور اس ذریعہ سے کسی نامعلوم چیز کو حاصل کرنا اور یقین پیدا کرنا۔ اس امر میں عقلاء و حکماء مخصوص ہیں۔ اس مرتبے کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالسلام رقم طراز ہیں۔

"ارشاد بنصب الدلائل بین الحق و الباطل و الصلاح والفساد والخیر والشر لان بعض المنافع لا یعلم باستقلال القوۃ العاقلہ فلا بدلھا من دلائل خارجیة نظریة تمدالعقل فی تلک الھدایت ویسمٰی ھذا بالھدایة بالدلائل النظریة (33) والیه اشار حیث قال۔

وھدینه النجدین۔ (34) وقال فھدینا ھم فاستحبو العمٰی علی الھدٰی" (35)

یعنی دلائل کے ذریعے حق وباطل وفساد اور خیرو شر کے بارے میں راستہ بتانا ہے اس لئے کہ بعض منافع کا علم قوت عاقلہ سے نہیں ہو سکتا جس کے لئے خارجی نظری دلائل کا ہونا ضروری ہے۔ جوان جیسے ہدایات میں عقل کی مدد ہوتی ہیں۔ اور اس ہدایت کو استدلال عقلی کے ذریعے ہدایت کا نام دیا جاتا ہے اور اسی طرف حق تعالٰی کے قول "ھداینه النجدین" اور فھد ینٰھم فاستحبوا العمٰی علی الھدی" (35) میں اشارہ کیا گیا ہے

ھدایۃالادیان والشرائع!

ہدایت کی پانچویں قسم انبیاء علیھم السلام کے بھیجنے اور آسمانی کتابوں کے نازل کرنے کے ذریعے رہنمائی کرنی ہے۔ جیسا کہ سورہ الرعد میں ارشاد باری تعالٰی ہے "ولکل قوم ھاد" (36) اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

...ی اسرائیل میں حق تعالیٰ کا یہ قول

"...ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم"

...یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے

...ہدایت کی دو قسمیں ہیں۔ ا۔ عام۔ ب۔ خاص

...م کی ہدایت سے مراد یہ ہے کہ خیرو شر کے راستے کی کامل ومکمل وضاحت کی جائے اور اس کی

...کی دو قسمیں ہیں۔ ا۔ تبیانی۔ ب۔ توفیقی

تبیانی سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات کی اس حد تک تشریح کی جائے جس کے سمجھنے میں کسی قسم کے شک وشبہ کا احتمال باقی نہ رہے عرف علماء میں اس کو ابتلاء کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے

...توفیقی سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص کے لئے وہ تمام اسباب مہیا ہو جائیں جن کے ذریعے سے وہ انبیاء علیہم السلام کی ہدایت پر مضبوطی سے عمل پیرا ہو سکے تاکہ ...ے ابدی سعادت حاصل ہو جائے اور اس قسم کی ہدایت کی انتہا آخرت میں جنت میں داخل ہونے کی توفیق اور دنیا میں حق کا حاصل ہو کر اس پر کاربند ہونا ہے۔

...ں:

...اص یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کے مدرکات پر عالم نبوت وولایت سے تجلی ڈال دے۔ تاکہ اس پر ان حقائق کا انکشاف ہو جائے۔ جس پر وہ عمل پیرا ہے۔

ہدایت کے یہ تین مرتبے اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں جیسا کہ سورۃ الانعام میں ارشاد ہے

"قل ان ھدی اللہ ھو الھدی" (38)

کہدو کہ اللہ نے جو راہ بتلائی ہے وہی سیدھی ہے

اسی طرح سورۃ الصفت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول یوں ذکر ہوا ہے

"انی ذاھب الی ربی سیھدین" (39)

میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں وہ مجھے راہ بتائے گا۔

۶۔ ربط القلب والتوفیق!

ہدایت کے اس درجے سے مراد توفیق اور عنایت قدسی کا عطا ہونا ہے۔ یہ واسطہ ا
والے کے دل میں ایسی مشیت وارادہ پیدا کرتے ہیں۔ جس سے وہ اعمال خی
ضرور کرنے لگے۔ یہ صرف مومنین و متقین کے ساتھ مخصوص ہے یہ اللہ تعالیٰ کی
طرف سے بلاواسطہ انسان پر فائض ہوتی ہے جیسا کہ سورۃ الفتح میں ارشاد باری تعالیٰ
ہے۔

"ویتم نعمتہ علیک ویھدیک صراطاً مستقیما" (۴۰)

اور اپنی نعمت آپ پر تمام کردے اور تاکہ آپ کو سیدھے راستے پر چلائے
سورۃ العنکبوت میں اس قسم کی ہدایت کا ذکر یوں ہوا ہے۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا" (۴۱)

اور جنہوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم انہیں ضرور اپنی راہیں سجھا دیں گے ا
کو ربط القلب سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ جو مومنوں کے قلب پر ہوتا ہے اور و
ہے کہ بندہ ہدایت کی راہ کو پسند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ
اطاعت اس کے دل میں راسخ ہو جاتی ہے اور حق تعالیٰ اس کے دل کو ایمان پر
قدم رکھتا ہے اور گمراہی سے اس کی حفاظت کرکے اسے مضبوط رکھتا ہے اور اسی
کی طرف اشارہ آنحضرت ﷺ نے اہل بدر کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ
تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"اعملوا ماشئتم قد غفرت لکم" (۴۲)

تم جو چاہو کرو میں تمہاری مغفرت کر چکا ہوں۔ یعنی میں نے تمہارے قلوب کو م
کیا ہے پس وہ معاصی کی جانب مائل نہ ہوں گے۔ اسی ربط قلب کا ذکر کرتے ہو
اصحاب کہف کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وربطنا علیٰ قلوبھم اذ قاموا فقالوا ربنا رب السمٰوٰت والارض
لن ندعوا من دونہ الٰھا لقد قلنا اذاً شططا" ۴۳

ترجمہ: اور ہم نے ان کے دل مضبوط کر دیئے جب وہ یہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے
ہمارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے ہم اس کے سوا کسی معبود کو ہرگز نہ پکاریں گے
ورنہ ہم نے بڑی ہی بے جا بات کی۔

Scanned with CamScanner

اسی طرح سورۃ الانفال میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے بارے میں ارشاد ہے

"ویذھب عنکم رجز الشیطن ولیربط علٰی قلوبکم ویثبت به الاقدام" (44)

اور شیطان کی نجاست تم سے دور کردے اور تمھارے دلوں کو مضبوط کردے اور اس سے تمھارے قدم جما دے۔

اس درجے میں اللہ تعالٰی کی طرف سے مومن کے لئے ایسے اسباب اور حالات پیدا ہوتے ہیں کہ قرآنی ہدایات کا قبول کرنا ان پر عمل پیرا ہونا آسان اور ان کی خلاف ورزی دشوار ہوتی ہے اس درجے کی وسعت غیر محدود اور اسکے درجات غیر متناھی ہیں یہی درجہ انسان کی ترقی کا میدان ہے اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ اس درجہ ہدایت میں زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ قرآن کریم کی متعدد آیات کریمہ میں اس زیادتی کا ذکر موجود ہے مثلاً" سورہ مریم میں ارشاد ہے۔

"ویزید اللّٰہ الذین اھتدو اھدی" (45)

اور جو لوگ ہدایت پر ہیں۔ اللہ انہیں زیادہ ہدایت دیتا ہے

اسی طرح سورہ محمد میں ارشاد ہے

"والذین اھتدوا زادھم ھدی واتھم تقوٰھم" (46)

اور جو راستے پر آ گئے ہیں اللہ انہیں اور زیادہ ہدایت دیتا اور پرہیز گاری عطا کرتا ہے

سورۃ التغابن میں ارشاد باری تعالٰی ہے

"ومن یومن باللّٰہ یھد قلبه" (47)

جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے

ہدایت کے اس درجے میں دو باتیں ضروری ہیں

1۔ اللہ تعالٰی کا فعل یعنی ہدایت کرنا

2۔ بندے کا فعل یعنی ہدایت پانا جو اللہ تعالٰی کے فعل کا اثر ہے پس اللہ تعالٰی ہدایت کرنے والا اور بندہ ہدایت پانے والا ہے

سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد باری تعالٰی ہے

"من یھد اللّٰہ فھو المھتد 48 "

Scanned with CamScanner

جسے اللہ راہ پر لاتا ہے وہی راہ پاتا ہے

چونکہ اثر اسی وقت پایا جاتا ہے جب موثر تام موجود ہو لہٰذا اگر اللہ سبحانہ کا فعل موجود نہ ہو گا تو بندے کے فعل کا وجود ہر گز ممکن نہیں یہی وہ میدان ہے جہاں پر بڑے سے بڑا مقرب بندہ بھی آخر عمر تک زیادتی ہدایت و توفیق کا طالب نظر آتا ہے الغرض ہدایت ایک ایسی چیز ہے جو سب کو حاصل بھی ہے اور اس کے مزید درجات کے حصول سے کوئی بڑے سے بڑا انسان بھی مستغنی نہیں ہو سکتا۔

بلکہ تازیست ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی توفیق و تثبت کا محتاج رہتا ہے چنانچہ راسخین فی العلم کی دعا یہ ہوتی ہے۔

"ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب 49"

اے ہمارے رب جب تو ہم کو ہدایت دے چکا تو اب ہدایت کے بعد ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر اور اپنے پاس سے ہم کو رحمت عطا فرما دے بے شک تو بڑا ہی دینے والا ہے۔

امام ترمذی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی یہ دعا نقل فرمائی ہے

"یا مقلب القلوب ثبت قلبی علٰی دینک 50

اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جما دے

ام سلمۃ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اکثر یہ دعا کیوں مانگتے ہیں آپؐ نے فرمایا "اے ام سلمہ کوئی بندہ ایسا نہیں جس کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں میں نہ ہو پھر جسے وہ چاہتا ہے قائم رکھتا ہے۔ یعنی دین حق پر اور جسے چاہتا ہے اس کا دل ٹیڑھا کرتا ہے اسی طرح امام احمد بن حنبل (م 241 ھ) نے بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یوں نقل کیا ہے۔

"وانما قلوب العباد بین اصبعی الرحمٰن انه اذا اراد ان یقلب قلب عبد قلبه" (51)

اور بے شک بندوں کے قلوب اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے یقیناً" جب وہ

ے کے دل کو پھیرنا چاہے تو اسے پھیر دیتا ہے

ویں مرتبہ ہدایت ۔ بمعنی ثمرة التوفیق ہے یعنی توفیق کا ثمرہ ملنا جو کہ جنت ہے جیسا
رۃ الاعراف میں اھل جنت کا قول یوں مذکور ہے

لوا الحمد لله الذی هدنا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدنا

کہیں گے کہ (ساری) تعریف ہے اللہ کے لئے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچا
ر ہم تو (کبھی بھی یہاں تک) نہ پہنچتے۔ اگر اللہ نے ہم کو نہ پہنچایا ہوتا۔

حواشی

ر بن فارس (م 395) معجم مقاییس اللغۃ مادہ هدی مرکز النشر مکتب الاعلام
ی 1983ء

مجمل اللغۃ۔ مادہ هدی۔ موسسۃ الرسالۃ بیروت 1985

شعرانی ابوالحسن (م 1393 ھ) دائرۃ المعارف لغات قرآن مجید مادہ هدی / کتاب
اسلامیہ تہران 1977ء

طوسی محمد بن الحسن (م 460 ھ) التبیان فی تفسیر القرآن سورۃ الفاتحہ ایت 6

زبیدی، مرتضیٰ، محمد بن محمد (م 1205 ھ) تاج العروس من جواهر القاموس
هدی، دار الفکر بیروت

ب الاصفہانی، حسین بن مفضل (م 502 ھ) المفردات فی غریب القرآن مادہ
۔ اصح المطابع آرام باغ کراچی

یکھئے حوالہ نمبر 2

بوالسعود، محمد بن العمادی (م 952 ھ) تفسیر ابی السعود المسمی ارشاد العقل السلیم الی
القرآن الکریم سورۃ الفاتحہ ایت 6

عبدالمجید / محمد محی الدین / محمد عبداللطیف۔ المختار من صحاح اللغۃ مادہ هدی۔

عیل بن عمر بن کثیر (م 774 ھ) تفسیر القرآن العظیم سورۃ الفاتحہ ایت 6 المفردات فی

8۔ القرآن الکریم۔ 2: 213

9۔ القرآن الکریم۔ 3: 101

10۔ القرآن الکریم۔ 6: 87

11۔ القرآن الکریم۔ 16: 121

12۔ القرآن الکریم۔ 38: 22

13۔ دیکھئے حوالہ نمبر 7

14۔ القرآن الکریم۔ 7: 43

15۔ القرآن الکریم۔ 10: 35

16۔ دیکھئے حوالہ نمبر 7

17۔ القرآن الکریم۔ 1: 6

18۔ القرآن الکریم۔ 4: 68

19۔ القرآن الکریم۔ 4: 88

20۔ القرآن الکریم۔ 4: 168

21۔ القرآن الکریم۔ 4: 175

22۔ القرآن الکریم۔ 10: 35

23۔ القرآن الکریم 37: 118

24۔ المفردات فی غریب القران مادہ ھدی

25۔ القرآن الکریم۔ 9: 19

26۔ القرآن الکریم۔ 41: 17 ترجمہ احمد علی لاہوری

27۔ ابوالکلام آزاد (م 1378ھ) ترجمان القرآن، ص 45 اسلا ی اکیڈیمی اردو بازار لا

28۔ المراغی احمد مصطفیٰ (م 1378ھ) تفسیر المراغی سورۃ الفاتحہ ایت 6

29۔ المراغی احمد مصطفیٰ (م 951ھ) تفسیر ابی السعود سورۃ الفا نحہ ایت 6

30۔ القرآن الکریم۔ 20: 50 ترجمہ احمد سعید دہلوی

31۔ تفسیر فتح الرحمٰن سورۃ طہٰ ایت 50

32۔ تفسیر المراغی سورۃ الفاتحہ ایت 6

Scanned with CamScanner

بیان فی تفسیرام القران ص 183 دارالعلوم تعلیم القرن رستم مردان

القرآن الکریم۔ 10:90 ترجمہ احمد علی لاہوری

القرآن الکریم۔ 17:41 ترجمہ احمد علی لاہوری

القرآن الکریم۔ 7:13

القرآن الکریم۔ 9:17

القرآن الکریم۔ 71:6 ترجمہ احمد علی لاہوری

القرآن الکریم۔ 99:37 ترجمہ احمد علی لاہوری

القرآن الکریم۔ 2:48 ترجمہ احمد علی لاہوری

القرآن الکریم۔ 69:29 ترجمہ احمد علی لاہوری

بخاری کتاب المغازی باب فضل من شھد بدرا"

القرآن الکریم۔ 14:18 ترجمہ احمد علی لاہوری

القرآن الکریم۔ 11:8

القرآن الکریم۔ 76:19 ترجمہ احمد علی لاہوری

القرآن الکریم۔ 17:47 ترجمہ احمد علی لاہوری

القرآن الکریم۔ 11:64 ترجمہ احمد علی لاہوری

القرآن الکریم۔ 97:17 ترجمہ عبدالماجد دریا بادی

القرآن الکریم۔ 8:3 ترجمہ احمد سعید دہلوی

ترمذی۔ ابواب الدعوات باب ماجاء فی جامع الدعوات عن رسول اللہ ﷺ

مسند ج 6 ص 251

القرآن الکریم۔ 43:7 ترجمہ عبدالماجد دریا بادی

مسجد کے بعض احکام

مولانا محمد عمرفان
ہری پورہ

مومن کو مسجد میں ایسا آرام ملتا ہے جیسے مچھلی کو پانی میں اور منافق کو ایک
تکلیف ہوتی ہے جیسے پرندے کو قفس ہیں۔=

مگر ہم مسلمانوں پر افسوس ہے کہ مساجد کی طرف نماز پڑھنے کے لئے آنا تو بڑی بات ہے ان کا ادب واحترام بھی دل سے نکلتا جا رہا ہے اس لئے مسجد سے متعلق کچھ ضروری مسائل پیش خدمت ہیں تاکہ ہر مسلمان ان کی روشنی میں عمل کر سکے۔

(1) مسجد میں دنیا کی باتیں نیکیوں کو اس طرح کھالیتی ہیں جیسے آگ سوکھی لکڑی کو یعنی فوراً" جلا ڈالتی ہے۔

(2) مسجد میں جو شخص دنیاوی باتیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس دن کے عمل برباد کر دیتا ہے۔

(3) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجد میں خالص دنیا کی باتیں کریں گے تم ایسے لوگوں کی باتوں میں شریک نہونا اللہ تعالیٰ ایسے غافل لوگوں کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

(4) مسجد میں شوروغوغا کرنا۔ ہنسی مذاق کرنا ' دنیاوی حالات پر تبصرے کرنا خریدوفروخت کرنا یا خریدوفروخت کی باتیں کرنا مسجد کی حرمت اور تعظیم کے خلاف ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور امت کو ان تمام باتوں سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے اس لئے وہ تمام حضرات جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مبارک فرمان پر خوب غور کریں۔ جو مسجد میں آ کر وضو کرتے وقت بھی باتیں کرتے ہیں اور ایسے بھی مسجد میں باتیں کرتے ہیں۔ دوسروں کو تو چھوڑیں بعض مساجد میں امام صاحبان خود مسجد میں دنیا کی باتوں کی ابتداء کرتے ہیں اور لوگوں کو

ہوا پڑتا ہے باتیں کرنے پر اس لئے حضرات علماء کرام کا کام تو یہ ہے کہ اگر
مسجد میں دنیا کی بات کرے بھی تو اسے منع فرمائیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ
لوگ مسجد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں جتنا گناہ تمام لوگوں کو ہوتا ہے اتنا اس
امام مسجد کو ہوتا ہے کیونکہ وہ خود ہی باتیں کرکے ابتداء کرتے ہیں۔
مسجد میں ذکر کرنا با آواز بلند یا تلاوت قرآن مجید کرنا کرنا جبکہ کوئی نماز پڑھتا ہوتا
ہے۔ اس بات سے وہ لوگ خوب سبق حاصل کریں۔ جو ہر فرض نماز کے
بعد تمام حضرات ایک ساتھ مل کر زور زور سے ذکر وغیرہ کرتے ہیں جناب
رسول ﷺ کے وقت سے لیکر آج تک تمام امت کے علماء کا اس پر اتفاق
ہے کہ اگر مسجد میں کوئی نماز پڑھتا ہو تو بلند آواز سے کوئی چیز نہیں پڑھ سکتے ہاں
جب مسجد میں کوئی نماز یا کسی اور عبادت میں نہ لگا ہو تو پھر بلند آواز سے تلاوت
کیا کر سکتے ہیں۔
مسجد میں کچا لسن یا پیاز یا مولی کھا کر آنا منع ہے۔ حدیث شریف میں
حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص بدبو دار چیز مثلاً" پیاز وغیرہ کھا کر مسجد کے
قریب بھی نہ آئے اس لئے جن چیزوں سے انسان کو تکلیف ہوتی ہے فرشتوں کو
بھی ان تمام چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے کیونکہ فرشتے ہر نماز کے وقت لوگوں کے
ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ جو حضرات حقہ (چلم) سگریٹ ' نسوار تمباکو یا دوسری
کوئی بھی چیز استعمال کرتے ہوں۔ وہ تمام لوگ بھی اس میں شامل ہیں اس لئے
وہ حضرات منہ خوب صاف کرکے مسجد میں داخل ہوں اور یہ چیزیں ویسے بھی
جانی اور مالی نقصان پہنچانے والی ہیں اور شرعی اعتبار سے بھی جب ایک مسلمان ان
چیزوں کو استعمال کرکے فوراً" مسجد میں نہیں آ سکتا۔ تو پھر ان چیزوں کو بالکل ہی بند
کرنا چاہئے جبکہ ہر مسلمان پانچ وقت مسجد میں حاضر ہوتا ہو یا کم سے کم گھر میں
پڑھتا ہے۔ پیاز کچا اور لسن کھائے اور اگر منہ صاف بھی کرے تو تب بھی تین
گھنٹے تک بدبو آتی رہتی ہے۔
مسجد میں تھوکنا منع ہے۔ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مسجد
میں اور قبلہ کی طرف تھوکتا ہے تو وہ تھوک قیامت کے دن سخت گرم ہو کر آئے

Scanned with CamScanner

گا اور اس شخص کے ماتھے پر آکر لرے گا۔
(8) ہوا خارج کرنا ناجائز ہے اس لئے کہ فرشتوں کو ہر اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔
تنبیہہ = اس حکم (عدم جواز) سے معتکف بھی مستثنیٰ نہیں ہے بلکہ اس ضرورت کے لئے) بھی مسجد سے باہر جانا اسی طرح جائز ہے جیسے پیشاب یا پاخانہ کے لئے اسی لئے تو لوگوں نے فرمایا ہے کہ اعتکاف کرنے والے حضرات بہت کم غذا کھائیں تاکہ مسجد کا پورا ادب واحترام آسانی سے کر سکیں)
(9) مسجد میں جھگڑا فساد کرنا سخت ناجائز ہے دیکھا گیا ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں روزے کی وجہ سے ذرا ذرا سی بات پر آپس میں جھگڑا کرتے ہیں یہ تمام حرکات آداب مسجد کے خلاف ہیں۔ جھگڑا تو ویسے بھی کسی جگہ نہیں کرنا چاہئے۔ اور پھر روزے سے ہو کر اور پھر خاص مسجد میں پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ خالی دنیا کی باتیں مسجد میں کرنے سے چالیس دن کے عمل برباد ہو جاتے ہیں تو جھگڑا تو اور بری بات ہے تمام مسلمانوں کا اس سے بچنا فرض ہے۔
(10) مسجد میں سونا، بیکار لیٹ کر وقت گزارنا یا بیٹھ کر وقت گزارنا منع ہے۔ بچوں کو مسجد میں صرف عبادت کے لئے لائیں
(11) مسجد میں ایسا لباس پہن کر نہ جانا چاہئے جس میں ستر کھلا ہوا ہو مثلاً" نکیر پہن کر یا تہبند اوپر چڑھا کر نہ جانا چاہئے کہ گھٹنے نظر آئیں۔ اسی طرح پتلون کے اندر قمیص ڈال کر بھی نماز پڑھنے سے ستر کھلا رہتا ہے۔ پتلون اگر پہننا بھی ہو تو قمیص پتلون کے اندر سے باہر نکال لیں اور یہ بھی ضروری ہے کہ قمیص ذرا لمبی ہو تاکہ سجدے میں جاتے وقت ستر نہ ظاہر ہو بلکہ ڈھیلا ڈھالا لباس پہن کر ادب کے ساتھ مسجد میں داخل ہونا چاہئے۔
(12) مسجد میں پیشاب اور پاخانہ کسی برتن میں کرنا منع ہے۔ اسی طرح مسجد کی دیوار یا چٹائی وغیرہ کے ساتھ کیچڑ والے پاؤں صاف کرنے اور یا ناپاک چیز مسجد میں کر صاف کرنا۔ اس قسم کی تمام باتیں منع ہیں۔
(13) مسجد کی کوئی چیز اپنے ذاتی کام میں لانا جائز نہیں ہے۔ یہاں تک کہ مسجد میں

ے زمانے میں جو گرم پانی وضو کے لئے کیا جاتا ہے اس پانی کو اپنے گھر لے
ے وضو ہی بنائیں اور پھر گھر پر نماز پڑھیں۔ جائز نہیں ہے اسی طرح مسجد
نے مسجد کے گلاس وغیرہ اپنے کسی ذاتی کام میں مسجد سے باہر استعمال کرنے
ز نہیں ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ مسجد میں جو مٹی کے ڈھیلے پیشاب خشک کرنے کے
ے رکھے ہوتے ہیں وہ اگر مسجد میں کوئی شخص نماز پڑھے تو ان ڈھیلوں کو
ستعمال کر سکتا ہے ورنہ نہیں کیونکہ وہ مٹی کے ڈھیلے صرف نمازیوں کے لئے ہیں
ر ہر کوئی لے جائے تو پھر مسجد کے نمازیوں کو تکلیف ہوگی غرض مسجد کی چیز اپنے
ذاتی کام میں لانا منع ہے اگرچہ کرایہ لے کر مسجد میں ہی لگایا جائے کیونکہ مسجد کی
ہر چیز مسجد کے نام پر وقف ہے مسجد کے لوٹے اور دوسرے برتن اسی میں داخل
ہیں۔

(۱۸) اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو مسجد میں زور زور سے اس کا اعلان نہ کرنا
ئے۔ جناب نبی کریم ﷺ اور بزرگان دین نے اس سے سختی سے منع فرمایا
ہے۔

(۱۹) مسجد کے دروازہ کو بند کرنا یا تالا لگانا ناجائز ہے اگر مسجد سے سامان چوری
نے کا خطرہ ہو تو پھر نماز کے وقت مسجد کھلی رہے تاکہ کسی نمازی کو مسجد میں آکر
کلیف نہ ہو۔ بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ مسجد پوری بند ہوتی ہے اور امام یا موذن
غیرہ نماز ختم کر کے اپنے کسی دوسرے کام سے چلے جاتے ہیں اور جو لوگ
عت سے نماز نہیں پڑھ سکتے بعد میں آتے ہیں تو باہر سخت دھوپ ہوتی ہے اور
ئی چٹائی یا دری وغیرہ بھی نہیں ہوتی۔ گاؤں یا محلے کے تمام حضرات کا اور خاص
ر امام صاحبان کا فرض ہے کہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہونے پائے۔

) عام حالات میں کسی پیشہ ور کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر اپنا
کرے البتہ اگر ایسا آدمی مسجد کی حفاظت کے لئے مقرر ہو اور مسجد کی حفاظت
غرض سے مسجد میں بیٹھ کر ضمنی طور پر اپنا کام کرے مثلاً کوئی درزی سلائی کا
کرے یا کوئی کاتب کتابت کا کام کرے تو یہ جائز ہے۔

سے بڑے ظالم وہ لوگ ہیں جو میرے دین کے بارے میں دشمنی کرتے ہیں اور مساجد جوکہ میرے گھر ہیں ان کو خراب اور ویران کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب نبی کریم ﷺ نے پانچ چیزوں کا آپس میں رشتہ قائم فرمالیا ہے۔ (1) خود اللہ تعالیٰ کی ذات پاک (2) حضور اکرم ﷺ کی اپنی ذات (3) حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرام (4) قرآن مجید ((5) مسجدیں جو اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں

اب بہتر معلوم ہوتا ہے کہ معارف القرآن کے حوالے سے حضورؐ کی حدیث جس کے راوی حضرت انس ہیں نقل کروں جو شخص اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ مجھ سے محبت کرے اور جو مجھ سے محبت رکھنا چاہے میرے صحابہ سے محبت کرے اور جو صحابہ سے محبت رکھنا چاہئے اس کو چاہئے کہ قرآن سے محبت کرے اور اللہ کے گھر میں اور ان کے رہنے والے بھی بابرکت وہ بھی اللہ کی حفاظت میں ہیں اور ان کے رہنے والے بھی حفاظت میں ہیں۔ وہ لوگ اپنی نمازوں میں مشغول ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے پیچھے ان کی چیزوں کی حفاظت کرتے ہیں(یہ حدیث کافی طویل ہے اس لئے صرف ترجمہ تحریر کیا ہے) معارف القرآن جلد نمبر6 صفحہ نمبر413 اور 414 از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مرحوم مفتی اعظم پاکستان۔

قرآن اور حدیث اور بزرگان دین کے قول مبارک کی روشنی میں پتہ چلا ہے کہ اگر آپ نماز گھر میں پڑھیں یا مسجد میں پڑھیں کسی کو تکلیف نہیں ہوگی۔ تکلیف تو اس وقت ہوگی جب حق بات کریں گے ۔ اسی لئے مساجد کو دین کا مرکز قرار دیا گیا ہے۔ اور اسی لئے مسجد میں چھوٹے بڑے کا سوال نہیں ہے یہاں آکر سب برابر ہیں بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اس مضمون کو علامہ اقبال کے ان اشعار پر ختم کیا جائے جسمیں اتحاد اخوت ، محبت ،مساوات اور اجتماعی نظام کا نقشہ خوب کھینچا ہے۔

آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز

بقیہ بر ص 9

اخبار الجامعہ

مولانا حسین احمد

ے ارباب حل و عقد کے پیش نظر طلباء میں علمی استعداد پیدا کرنے کے ساتھ
ن کے اخلاق و کردار کی پختگی' اللہ والوں سے ربط و ضبط اور علم و عمل میں جذبہ
ں کی آبیاری بھی ہوتی ہے۔ اسی غرض سے وقتاً" فوقتاً" اکابر علماء کرام اور بزرگان
کو زحمت دی جاتی ہے۔ اس سے قبل مولانا خلیل احمد صاحب زکریا مسجد
پنڈی۔ مولانا مغفور اللہ صاحب' مولانا عبدالحلیم صاحب' دیروی استادان حدیث
العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ مولانا سعید الرحمٰن صاحب الخطیب اوگی اور مولانا ڈاکٹر سید
ر علی شاہ صاحب تشریف لاتے رہے ہیں۔

سلسلے میں 21 جون 95ء کو مدیر الجامعہ مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب کی دعوت پر
ن کے مشہور عالم دین اور پیر طریقت مولانا لعل محمد عرف استاد صاحب۔ اپنے
ب اور چند معتقدین کے ساتھ جامعہ میں تشریف لائے۔ موصوف اپنے بلند علمی
م اور وسیع حلقہ معتقدین و مسترشدین کے باوجود بے تکلفی' تواضع اور عجز و انکساری'
نمونہ اسلاف ہیں۔

ب کی نماز کی بعد مدیر الجامعہ نے اساتذہ و طلباء کے مجمع میں حضرت استاد صاحب کی
ت میں کلمات ترحیب کہے۔ اور انکی سرپرستی اور یہاں تشریف آوری پر شکریہ ادا
بعد ازاں حضرت استاد صاحب نے طلباء سے فضیلت علم پر مختصر مگر نہایت جامع اور
خطاب فرمایا۔

ہ کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار فرماتے ہوئے انہوں نے فرمایا۔ کہ مجھے آج
ا اگر بیحد خوشی ہوئی ہے۔ میں نے جامعہ کے متعلق احباب سے جو کچھ سنا تھا۔
ا اگر جو کچھ دیکھ رہا ہوں۔ وہ اس سے بہت بڑھ کر ہے۔ جامعہ کے تعلیمی و تنظیمی
ر کے متعلق معلوم کرکے انہوں نے خوشی اور اطمینان کا اظہار فرمایا۔ اس موقع پر
رت استاد صاحب نے جامعہ کی ترقی کے لئے۔ طلباء و اساتذہ کے لئے اور حضرت مفتی
ب کی درازئی عمر و ہمت کے لئے زار و قطار رو رو کر طویل اور جامع دعا فرمائی۔ یہ
ہ پرکیف اور روح پرور منظر تھا۔ علماء کرام اور طلباء علوم نبوت کا ماک مجمع / تعمہ

Scanned with CamScanner

آپ اپنے مقدس دین کیلئے کیا کچھ کرسکتے ہیں

جامعہ کے سالانہ اخراجات کئی لاکھ ہوتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور
جیسے مخلص مسلمانوں کی توجہات سے پورے ہو سکتے ہیں آپ اس گلشن کی
آبیاری اپنی صوابدید پر مندرجہ ذیل صورتوں میں کر سکتے ہیں۔

کسی ایک طالب علم کے اخراجات کے تکفل کی کلی یا جزوی ذمہ داری قبول
تاکہ آپ کی حلال کمائی سے گلشن نبوت کا ایک پھول اپنی لطافت کی داد پاسکے
کسی ایک استاذ ملازم کی تنخواہ یا بجلی اور سوئی گیس کے ماہانہ اخراجات کے
ادائیگی کے لئے تیار ہو جائیں۔

اپنی زکوٰۃ صحیح مصرف میں دیانت کے ساتھ خرچ کرنے کے لئے جامعہ
مطبخ کے اخراجات میں ماہانہ یومیہ مصارف اور یا کسی ایک جنس (آٹا
گوشت، چینی، دودھ) کی ذمہ داری اٹھائیں۔

جامعہ کے کتب خانہ کے لئے نصابی اور غیر نصابی کتابیں خرید کر دائمی ثواب
کے لئے دربار خداوندی میں مستقل کھاتہ کھول دیں۔

جامعہ کی تعمیراتی منصوبوں میں حصہ لے کر کوئی ایک کمرہ یا درسگاہ بنائیں، یا
طور پر اینٹ سیمنٹ، سریا، جنس کی صورت میں خرید کر تعاون کے لئے
بڑھائیں۔

یا جامعہ کے توسیعی منصوبہ میں دل کھول کر کنال دو کنال زمین خریدنے کے لئے
کریں۔

ترسیل زر کا پتہ:۔ مہتمم جامعہ عثمانیہ نوتھیہ روڈ پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۹ پشاور
اکاؤنٹ نمبر ۹۶-۱۲۰۴ حبیب بنک پشاور صدر

منجانب:۔ شعبہ مالیات جامعہ عثمانیہ پشاور